روزنامہ

# الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 20 جولائی 2009ء 26 رجب 1430 ہجری 20 وفا 1388 ھش جلد 59-94 نمبر 162

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ مبارک مذہب جس کا نام .......... ہے وہی ایک مذہب ہے جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے۔ اور وہی ایک مذہب ہے جو انسانی فطرت کے پاک تقاضاؤں کو پُورا کرنے والا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ ہر ایک بات میں کمال کو چاہتا ہے۔ پس چونکہ انسان خدا تعالیٰ کے تعبدِ ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اِس لئے وہ اِس بات پر راضی نہیں ہوسکتا کہ وہ خدا جس کی شناخت میں اُس کی نجات ہے اُسی کی شناخت کے بارے میں صرف چند بیہودہ قصوں پر حصر رکھے اور وہ اندھا رہنا نہیں چاہتا بلکہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفاتِ کاملہ کے متعلق پورا علم پاوے گویا اُس کو دیکھ لے۔ سو یہ خواہش اُس کی محض .......... کے ذریعہ سے پُوری ہوسکتی ہے۔ اگرچہ بعض کی یہ خواہش نفسانی جذبات کے نیچے چُھپ گئی ہے اور جو لوگ دنیا کی لذّات کو چاہتے ہیں اور دنیا سے محبت کرتے ہیں وہ بوجہ سخت محجوب ہونے کے نہ خدا کی کچھ پرواہ رکھتے ہیں اور نہ خدا تعالیٰ کے وصال کے طالب ہیں۔ کیونکہ دنیا کے بُت کے آگے وہ سرنگوں ہیں لیکن اسمیں کچھ شک نہیں کہ جو شخص دنیا کے بُت سے رہائی پائے اور دائمی اور سچی لذّت کا طالب ہو وہ صرف قصّوں والے مذہب پر خوش نہیں ہوسکتا اور نہ اُس سے کچھ تسلّی پا سکتا ہے۔ ایسا شخص محض .......... میں اپنی تسلّی پائے گا .......... کا خدا کسی پر اپنے فیض کا دروازہ بند نہیں کرتا بلکہ اپنے دونوں ہاتھوں سے بُلا رہا ہے کہ میری طرف آؤ اور جو لوگ پورے زور سے اس کی طرف دوڑتے ہیں اُن کے لئے دروازہ کھولا جاتا ہے۔

سو مَیں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہُنر سے اِس نعمت سے کامل حصّہ پایا ہے جو مُجھ سے پہلے .......... خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اِس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر مَیں اپنے سیّد و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا۔ اُس پیروی سے پایا۔ اور مَیں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اُس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصّہ پا سکتا ہے۔ اور مَیں اِس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ سو یاد رہے کہ وہ قلبِ سلیم ہے یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال لذّت کا طالب ہو جاتا ہے۔ پھر بعد اس کے ایک مصفّٰی اور کامل محبت الٰہی بباعث اس قلبِ سلیم کے حاصل ہوتی ہے اور یہ سب نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پَیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ .......... یعنی اُن کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے بلکہ یکطرفہ محبت کا دعویٰ بالکل ایک جھوٹ اور لاف وگزاف ہے۔ جب انسان سچے طور پر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے تو خدا بھی اُس سے محبت کرتا ہے۔ تب زمین پر اُس کے لئے ایک قبولیت پھیلائی جاتی ہے اور ہزاروں انسانوں کے دلوں میں ایک سچی محبت اُس کی ڈال دی جاتی ہے اور ایک قوّتِ جذب اُس کو عنایت ہوتی ہے اور ایک نور اُس کو دیا جاتا ہے جو ہمیشہ اُس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب ایک انسان سچے دل سے خدا سے محبت کرتا ہے اور تمام دنیا پر اسکو اختیار کر لیتا ہے اور غیر اللہ کی عظمت اور وجاہت اُسکے دل میں باقی نہیں رہتی بلکہ سب کو ایک مَرے ہوئے کیڑے سے بھی بدتر سمجھتا ہے۔ تب خدا جو اُس کے دل کو دیکھتا ہے۔ ایک بھاری تجلّی کے ساتھ اُس پر نازل ہوتا ہے اور جس طرح ایک صاف آئینہ میں جو آفتاب کے مقابل پر رکھا گیا ہے۔ آفتاب کا عکس ایسے پورے طور پر پڑتا ہے کہ مجاز اور استعارہ کے رنگ میں کہہ سکتے ہیں کہ وہی آفتاب جو آسمان پر ہے اس آئینہ میں بھی موجود ہے۔ ایسا ہی خدا ایسے دل پر اُترتا ہے اور اُس کے دل کو اپنا عرش بنا لیتا ہے۔ یہی وہ امر ہے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے

(حقیقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 69)

## رسول اللہؐ کی پیروی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

جو اس رسول نبی امی پر ایمان لاتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور انہیں بری باتوں سے روکتا ہے اور ان کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دیتا ہے اور ان پر ناپاک چیزیں حرام قرار دیتا ہے اور ان سے ان کے بوجھ اور طوق اتار دیتا ہے جو ان پر پڑے ہوئے تھے۔ پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسے عزت دیتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو اس کے ساتھ اتارا گیا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

تو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کے قبضے میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔ پس ایمان لے آؤ اللہ پر اور اس کے رسول نبی امی پر جو اللہ پر اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے اور اسی کی پیروی کرو تا کہ تم ہدایت پا جاؤ۔

(اعراف:159,158)

## جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر حضور انور کے خطابات

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ برطانیہ 2009 کے موقع پر درج ذیل پروگرام کے مطابق خطبہ جمعہ اور خطابات ارشاد فرمائیں گے جو احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست نشر کئے جائیں گے۔

### مورخہ 24 جولائی 2009ء

☆ خطبہ جمعہ — 6:00 بجے سہ پہر
☆ افتتاحی خطاب — 9:30 بجے رات

### مورخہ 25 جولائی 2009ء

☆ خواتین سے خطاب — 5:00 بجے سہ پہر
☆ دوسرے دن کا خطاب — 9:00 بجے رات

### مورخہ 26 جولائی 2009ء

☆ عالمی بیعت — 6:00 بجے سہ پہر
☆ اختتامی خطاب — 9:00 بجے رات

احباب جماعت جلسہ سالانہ کے پروگرامز سے بھرپور استفادہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی تحریک کریں۔

## بدعت اور بدرسوم سے اجتناب

حضرت خلیفة المسیح الثالث خطبہ جمعہ 23 جون 1967ء میں فرماتے ہیں:۔

”توحید کے قیام میں ایک بڑی روک بدعت اور رسم ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہر بدعت اور ہر بدرسم شرک کی ایک راہ ہے اور کوئی شخص جو توحید خالص پر قائم ہونا چاہے وہ توحید خالص پر قائم نہیں ہوسکتا جب تک وہ تمام بدعتوں اور تمام بدرسوم کو مٹا نہ دے۔“

(خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 758)

(مرسلہ ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ

بسلسلہ تعمیل سفار حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

# پوری دنیا کیلئے ایک کرنسی کی تجویز

## اقوام متحدہ کے قیام کے وقت حضرت مصلح موعود کی عظیم الشان راہنمائی

پہلی جنگِ عظیم کے بعد دنیا کے مدبرین نے مل کر لیگ آف نیشنز بنائی۔ یہ عالمی ادارہ دنیا میں امن قائم رکھنے میں ناکام ہوا اور دنیا دوسری جنگِ عظیم کے شعلوں کی لپیٹ میں آ گئی۔ جب اس جنگ کے شعلے ٹھنڈے ہو رہے تھے تو دنیا بھر کے سیاستدان سر جوڑ کر بیٹھے کہ ایک بار پھر ایک عالمی تنظیم بنائی جائے جو دنیا میں امن، رواداری، باہمی تعاون اور ترقی کی ضامن ہو۔ یونائیٹڈ نیشنز (United Nations) کا لفظ سب سے پہلے امریکی صدر روز ویلٹ نے 1942ء میں استعمال کیا۔ 1945ء میں پچاس ممالک کے نمائندے جمع ہوئے تاکہ اس نئی تنظیم اقوامِ متحدہ کے چارٹر کی تشکیل کریں۔ 26 جون 1945ء کو پچاس ممالک کے نمائندگان نے اقوامِ متحدہ کے چارٹر پر دستخط کر دیئے۔

اس وقت اس نئی تنظیم سے بڑی بڑی امیدیں وابستہ کی جا رہی تھیں۔ امریکہ کے صدر ٹرومین نے 25 اپریل 1945ء کو یونائیٹڈ نیشنز کانفرنس کے سامنے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

At no time in history has there been a more important conference ,nor amore necessary meeting,then this one in San Fransisco that you are opening today.

یعنی آج ہم سان سرانسسکو میں شروع ہونی والی جس کانفرنس کا افتتاح کر رہے ہیں اس سے زیادہ اہم کانفرنس یا مجلس دنیا میں کبھی منعقد نہیں ہوئی۔

اس وقت جب کہ ہر طرف اس نئی تنظیم سے بڑی بڑی امیدیں وابستہ کی جا رہی تھیں حضرت مصلح موعود نے فرمایا تھا کہ پہلی لیگ آف نیشنز کی طرح یہ عالمی تنظیم بھی ناکام ہو گی اور اس بات کا تجزیہ بھی بیان فرمایا تھا کہ اس قسم کی کوئی بھی عالمی تنظیم اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ ان بنیادی خصوصیات کی حامل نہ ہو۔

1) لیگ کے پاس فوجی طاقت ہو

2) عدل انصاف کے ساتھ آپس میں صلح کرائی جائے۔

3) جو نہ مانے اس کے خلاف سارے مل کر لڑائی کریں۔

4) اور جب صلح ہو جائے تو صلح کرانے والے ذاتی فائدہ نہ اٹھائیں

حضور نے یہ تقریر 9/ اکتوبر 1946ء کو دہلی میں فرمائی تھی۔ اس وقت ایک طرف تو اقوام متحدہ اپنے ابتدائی ایام سے گذر رہی تھی اور دوسری طرف بہت سی محکوم قومیں آزادی کے قریب آ رہی تھیں اور دنیا میں اس عمل سے بہت سی بڑی بڑی امیدیں وابستہ کی جا رہی تھیں۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

"لیگ آف نیشنز کے بعد اگر دنیا نے امن حاصل کرنا ہے تو اسے مندرجہ ذیل چار چیزوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اگر یہ چیزیں اکٹھی کر دی جائیں تو دنیا میں ایک حکومت کے قائم مقام ہو سکتی ہیں۔

1) سکہ اور ایکسچینج

2) تجارتی تعلقات

3) بین الاقوامی قضاء

4) ذرائع آمد و رفت یعنی ہر انسان کو سفر کی سہولتیں مہیا ہونی چاہئیں تاکہ وہ آزادی سے ایک ملک سے دوسرے ملک میں جا سکے۔

یہ چیزیں لیگ آف نیشنز سے بھی زیادہ ضروری ہیں کیونکہ لیگ آف نیشنز کی تو کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے لیکن سفر اور تجارتی تعلقات روزانہ کی چیزیں ہیں۔

(انوار العلوم جلد 18 ص 432 تا 434)

بین الاقوامی تجارتی تعلقات، آزادانہ ذرائع آمد و رفت اور بین الاقوامی قضاء کی اہمیت کو ایک عرصہ سے تسلیم کیا جا رہا ہے۔ بعض جہت سے ان معاملات میں محدود پیشرفت بھی ہوئی۔ اور بعض پہلوؤں سے ان معاملات میں کوئی پیش رفت نہ ہو سکی۔ لیکن بین الاقوامی قضاء کے معاملے سے کوئی ایسا حل سامنے نہیں آیا جو سب کے لئے قابلِ قبول ہو اور اپنا ایک اثر رکھتا ہو۔ جہاں تک پوری دنیا کے لئے ایک سکہ اور ایکسچینج کا تعلق ہے تو اب تک اس بارے میں کوئی ملک بھی سنجیدہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ بیسویں صدی کے وسط سے اب تک امریکی ڈالر کو عملاً عالمی کرنسی کی حیثیت حاصل ہے۔ ایک اندازہ کے مطابق چالیس سے ساٹھ فیصد کے درمیان بین الاقوامی لین دین ڈالر میں ہوتا ہے اور مختلف ممالک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں دو تہائی ذخائر ڈالروں میں رکھے گئے ہیں۔ لیکن حالیہ عالمی مالی بحران کے شروع ہونے کے بعد اچانک اس بارے میں سنجیدہ بحث شروع ہو گئی ہے اور کچھ با اثر ممالک نے اس بارے میں اپنے مطالبات پیش کرنے شروع کر دیئے ہیں۔

اس سال اس موضوع پر بحث اس لئے شدت اختیار کر گئی کہ چین کے Peoples Bank کے گورنر Zhou Xiaochuan نے ایک مضمون تحریر کیا جو کہ اس بینک کی ویب سائٹ پر موجود تھا۔ اس مضمون میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ عالمی مالی نظام میں بنیادی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ انہوں نے لکھا کہ موجودہ حالات میں ڈالر کا عدم استحکام اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ایک نئی عالمی کرنسی جاری کی جائے جو مختلف ممالک کیلئے زرمبادلہ کے ذخائر رکھنے کے لئے کام دے۔ اس سے مستقبل میں مالی بحران کے خدشات کم ہو جائیں گے اور ایسے بحرانات سے نمٹنے کے لئے دنیا کی صلاحیت بھی بڑھ جائے گی۔ اور کسی ایک ملک کے اختیار میں نہیں ہو گا کہ وہ پوری دنیا کے مالی نظام پر ضرورت سے زیادہ اثر انداز ہو سکے۔

اس بیان کی اہمیت اس لئے بہت زیادہ بڑھ گئی کہ موجودہ حالات میں چین ایک نئی عالمی مالی طاقت کے طور پر ابھر کر سامنے آیا ہے اور یہ بیان 2/ اپریل 2009ء کو منعقد ہونے والے بیس بڑے صنعتی ممالک G20 کے اجلاس سے صرف دس روز پہلے جاری کیا گیا۔ روس کی حکومت نے بھی ایک عالمی ریزرو کرنسی کے حق میں بیان دیا۔ اس تجویز کے مخالفین کا کہنا ہے کہ ایسی کرنسی کا معرضِ وجود میں آنا ایک ناقابلِ عمل تجویز ہے کیونکہ دنیا میں اتنے مختلف قسم کے مالی نظام کام کر رہے ہیں اور ہر ملک اپنی آزادانہ پالیسی اپنائے ہوئے ہے کہ سب ممالک کا ایک کرنسی پر متفق ہونا ممکن نظر نہیں آتا۔ امریکہ کے صدر اوباما نے بھی اس تجویز سے اپنے اختلاف کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ موجودہ صورتِ حال میں ڈالر ایک مستحکم کرنسی ہے۔ قزاقستان کے صدر نذر بایوف نے بھی اس تجویز کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمیں اقوامِ متحدہ کے ماتحت ایک نئی عالمی کرنسی کی تخلیق کرنی چاہئے۔ انہوں نے اس کرنسی کے لئے Acmetal کا نام تجویز کیا ہے۔

بھارت کے سینٹرل بینک کے صدر Duvuri Subbarao نے بیان دیا ہے کہ فی الحال تو ڈالر ہی ایک عالمی کرنسی کا کردار کرے گا۔ اس سے قبل بھارت کے سیکرٹری خارجہ نے ایک بیان میں کہا تھا کہ ان کا ملک اس معاملے میں مذاکرات کرنے کیلئے تیار ہے۔

ابھی یہ اس تجویز کی صرف ابتداء ہے۔ آئندہ اس پر مختلف ممالک کا کیا ردِ عمل آتا ہے اور عملاً مختلف اقتصادی طاقتیں اس سمت کیا عملی اقدامات اُٹھانے پر تیار ہوتی ہیں، مستقبل ہی ان سوالات کو حل کر سکے گا۔ کیا مستقبل قریب میں دنیا ایک کرنسی کے قیام پر متفق ہو کر اس سے وہ فوائد اُٹھا سکے گی جن کی نشاندہی حضرت حضرت مصلح موعود نے فرمائی تھی اس کا جواب آنے والا وقت دے گا۔

# مرے خدا

ہے اہلِ انجمن پہ گراں اے مرے خدا
یہ خامشی مری کہ تکلّم کہیں جسے

مانوس ہو چکا ہے غم زندگی سے دل
شاید خوشی یہی ہے تألّم کہیں جسے

تیرے کرم سے مجھ کو ملی ہے وہ چشمِ نم
سامانِ صد ہزار تلاطم کہیں جسے

اب میرے ان فسردہ لبوں کو مرے خدا
جنبش وہ کر عطا کہ تبسم کہیں جسے

عبدالمنان ناہیدؔ

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

ب۔بشیر

# احمدی خواتین کا

# تعلق باللہ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

''مجھ سے خدا تعالیٰ باتیں کرتا ہے اور مجھ سے ہی نہیں جو شخص میری اتباع کرے گا اور میرے نقش قدم پر چلے گا اور میری تعلیم کو مانے گا اور میری ہدایت کو قبول کرے گا خدا تعالیٰ اس سے بھی باتیں کرے گا......

لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہو گا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتوہ ہوگا۔''

(ضرورۃ الامام۔روحانی خزائن جلد 13 ص 475)

احمدی خواتین کے تعلق باللہ اور عشق رسولؐ کے بیان میں سرفہرست حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ ہیں۔

## حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ۔اماں جان

اپنی مقدس والدہ کے ذکر میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

آپ کی نیکی اور دینداری کا مقدم ترین پہلو نماز اور نوافل میں شغف تھا۔ پانچ فرض نمازوں کا تو کیا کہنا۔حضرت اماں جان تہجد اور نماز اشراق کی بھی بے حد پابند تھیں اور انہیں اس ذوق وشوق سے ادا کرتیں کہ دیکھنے والے دل میں ایک خاص کیفیت محسوس کرتے۔ بلکہ ان نوافل کے علاوہ بھی جب موقع ملتا نماز میں دل کا سکون حاصل کرتی تھیں۔ میں پوری بصیرت کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کا یہ پیارا قول کہ ''میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے'' یہی کیفیت حضرت سیدہ اماں جان کو اپنے آقا سے ورثے میں ملی تھی۔ یہاں تک کہ چھٹی کے دنوں میں بھی نماز کا وقت باتوں میں ضائع نہیں فرماتی تھیں بلکہ مقررہ اوقات میں تنہا ٹہل کر دعا یا ذکر الٰہی کرتی تھیں۔ دعاؤں میں بہت شغف رکھنے والی تھیں۔آپ کبھی بھی نماز جلدی جلدی ادا نہیں فرماتی تھیں۔نماز کے علاوہ دوسرے اوقات میں بھی بہت دعائیں کرتی تھیں۔ اپنی اولاد اور ساری جماعت کے لئے جسے وہ اپنی اولاد کی طرح ہی سمجھتی تھیں۔ بڑے درد وسوز کے ساتھ دعا فرماتی تھیں۔(دین حق) اور احمدیت کی ترقی کے لئے آپ کے دل میں غیر معمولی تڑپ تھی۔

اپنی ذاتی دعاؤں میں جو دعا سب سے زیادہ آپ کی زبان مبارک پر آتی وہ یہ مسنون دعا تھی۔

''اے میرے زندہ خدا اور اے میرے زندگی بخشنے والے آقا!

میں تیری رحمت کا سہارا ڈھونڈتی ہوں۔''

(ہراول دستہ صفحہ 24-23)

ہر وقت شکر کے کلمات آپ کی زبان سے جاری رہتے۔

حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی یہ تمام عبادت وریاضت ان مصروفیات کے باوجود تھی جو گھر کے اعلیٰ انتظام اور مہمانداری کے سلسلے میں روز وشب جاری رہتی تھیں۔ابتداء میں کافی عرصہ تک آپ خود ہی تمام مہمانوں کے لئے جو کبھی کبھار تعداد میں 100 بھی ہو جاتے تھے کھانا پکاتی تھیں اور کئی مہمانوں کے مزاج کے مطابق الگ کھانا بھی پکوالیتیں۔

سیرۃ حضرت اماں جان میں تحریر ہے کہ

''طہارت باطنی اور پاکیزگی سے آپ کو محبت ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تطہیر میں اپنا کلام نازل فرمایا............

اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔ دعاؤں کی قبولیت کے بہت سے نمونے موجود ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر قربانی کے لئے آپ کے دل میں تڑپ اور انشراح رہتی ہے۔اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کے رسول ﷺ سے محبت اور حضرت مسیح موعود سے محبت محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے۔''

(سیرۃ حضرت اماں جان حصہ دوم صفحہ 309)

## حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی عبادت کا اپنا انداز تھا فرماتی ہیں:۔

''میں نے سجدے مخصوص کئے ہوئے ہیں اور اس میں ایک سجدہ تو اس حصۂ جماعت کے لئے بھی مخصوص ہے جس نے کبھی مجھے دعا کے لئے لکھا بھی نہیں تھا۔''

آپ بلا ناغہ عشاء کے بعد قرآن مجید کی تلاوت فرماتیں اور رات کو بارہ بجے کے بعد ہی عموماً سوتیں۔ چار سال کی عمر سے ہی تہجد پڑھ رہی تھیں۔ ظاہری شان وشوکت تو اللہ تعالیٰ کی ودیعت تھی۔لیکن باطنی طہارت ومجاہدات میں آپ کا اپنا عمل دخل تھا۔آپ نے اپنے نفس کو کچل دیا تھا۔آپ فرمایا کرتی تھیں کہ ''میری تو یہ حالت ہے کہ بستر پر کروٹ بدلتی ہوں تو ہر کروٹ پر احباب جماعت کے لئے دعا کرتی ہوں۔''

(مصباح اگست 1989ء صفحہ 12-11)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ روحانی بادشاہ کی لخت جگر تھیں اور اللہ تعالیٰ نے ظاہری شان وشوکت کے لحاظ سے بھی 'نواب' کا لقب عطا فرمایا اور دینی اور دنیاوی لحاظ سے اس زمانے کی ملکہ کا یہ عالم کہ خادمانہ طور پر جماعت کے اور خاندان کے تمام افراد کے لئے شب وروز دعائیں کیں۔نمازوں میں رو رو کر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کے ساتھ دعائیں کرنے والا وجود جماعت احمدیہ کی تمام خواتین کے لئے نمونہ تھا۔ بلکہ دنیا کی تمام عورتوں کے لئے بھی۔

آپ چار سال کی تھیں جب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب (جن کی رہائش دارالمسیح کے ایک حصہ میں تھی) کی بیوی جن کو مولویانی جی کہتی تھیں ان کو کہا ہوا تھا کہ مجھے تہجد کے لئے اٹھا دیا کریں۔بعض اوقات بچہ ہونے کی وجہ سے نہ اٹھا جاتا اور مولویانی جی اٹھاتی جاتیں۔ حضرت مسیح موعود کبھی دیکھ لیتے تو فرماتے

''چلو نہ اٹھاؤ لیٹے ہی لیٹے تسبیح وتحمید پڑھ لو۔''

(سیرۃ وسوانح نواب مبارکہ بیگم صاحبہ صفحہ 97)

## حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

حضرت صاحبزادی نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ دختر حضرت مسیح موعود کے متعلق آپ کی صاحبزادی محترمہ فوزیہ شمیم صاحبہ رقم طراز ہیں:۔

''خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد محبت تھی۔ایک دفعہ میں نے کہہ دیا کہ آج کل لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو بھی حد سے متجاوز کر دیا ہے۔یہ سن کر آبدیدہ ہو گئیں اور کہنے لگیں یہ نہ کہو بعض وقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بھی خدا کے برابر لگنے لگتی ہے۔اس وقت مجھے پتہ چلا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بھی آپ کتنی سرشار تھیں۔''

خدا تعالیٰ کی ذات پر بے انتہا توکل تھا۔دعاؤں پر بے حد یقین تھا۔صحت کی حالت میں گھنٹوں عبادت میں گزارتیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود چار سال کی عمر میں آپ کو اپنے مولیٰ کے سپرد کر گئے اور حقیقۃً ساری زندگی اپنے مولا کی گود میں رہیں۔ بسا اوقات کسی چیز کی خواہش کر لیتیں اور وہ غیب سے آجاتی۔ پھر تحدیث نعمت کے طور پر بار بار اس کا ذکر کرتیں اور خوش ہوتیں۔غیر اللہ پر بھروسہ کرنے سے سخت نفرت تھی۔''

(مصباح جنوری،فروری 1988ء صفحہ 64-65)

## حضرت سیدہ سعیدۃ النساء صاحبہ

حضرت سیدہ سعیدۃ النساء صاحبہ والدہ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کے بارے میں حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

آپ نے بچپن سے آخر عمر تک عبادت الٰہی میں گزاری۔بچپن اور جوانی میں اپنوں اور دوسروں میں پارسا کے لقب سے مشہور تھیں۔ بیعت کے بعد آپ کی عبادت اور ذکر الٰہی کی کیفیت پانی کی مچھلی کی سی تھی۔ آپ دن رات انتھک دعائیں اور ذکر الٰہی کرنے والی اور تقویٰ اور طہارت کا بہترین اسوہ تھیں۔رات کو بارہ ایک بجے کے بعد آپ بیدار ہو جاتیں اور صبح تک عبادت الٰہی میں مشغول رہتیں۔ بسا اوقات رقت سے زار زار روتیں اور ہچکیاں بندھ جاتیں۔ساتھ ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود اور جماعت احمدیہ کے لئے دعائیں کرتیں۔

پھر اشراق کی نماز ادا کرتیں۔ظہر وعصر، مغرب و عشاء کے درمیان بھی عبادت میں مشغول رہتیں۔ گویا دن رات کا بڑا حصہ عبادت وذکر الٰہی میں بسر ہوتا۔ جو آپ کی زندگی کا روح رواں بن گیا تھا۔سخت بیماری کی حالت میں بھی آپ ایسا ہی کرتیں۔ جب گھر میں کوئی حکم الٰہی کا ذکر کرتا کہ اپنی طاقت سے بڑھ کر اپنی جان کو تکلیف نہ دو تو فرماتیں۔ میری جان کو تو اس سے راحت ہوتی ہے۔آخری مرض تک باجماعت نماز ادا کرتیں۔کئی کئی گھنٹے کی عبادت سے بھی آپ کو تھکاوٹ محسوس نہ ہوتی تھی۔

آپ دوسروں کو بتاتیں کہ نماز تو وہ ہوتی ہے جب انسان عرش معلیٰ پر جا کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کرے۔ میں نماز سے سلام نہیں پھیرتی۔ جب تک میری روح اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ نہیں کرتی اور جب یہ حالت ہوتی ہے تو میں اس وقت (دین حق) اور ساری جماعت احمدیہ کے لئے دعاؤں میں لگ جاتی ہوں۔ (الفضل 11 دسمبر 1923ء صفحہ 9)

آپ بیعت سے پہلے بھی صاحب حال تھیں۔ پیغمبروں، اولیاء اور فرشتوں کی زیارت کر چکی تھیں۔ان کو خواب میں دیکھنے سے حضرت صاحب پر ایمان پیدا ہو گیا تھا اور مجھ سے انہوں نے کہا کہ آپ کو تین ماہ کی رخصت لے کر قادیان جانا چاہئے اور سخت بے قراری ظاہر کی کہ ایسے مقبول شخص کی صحبت سے جلدی فائدہ اٹھانا چاہئے۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ ان کے اصرار پر میں تین ماہ کی رخصت لے کر مع اہل و عیال قادیان پہنچا۔حضرت صاحب کو کمال خوشی ہوئی اور حضور نے اپنے قریب کے مکان میں جگہ دی۔

(سیرت حضرت سیدہ ام طاہر صفحہ 21)

حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب نے اپنی والدہ ماجدہ کے تذکرہ میں تحریر کیا:۔

''ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے ہماری والدہ صاحبہ سے فرمایا کہ یہ آپ کا گھر ہے۔ آپ کو جو ضرورت ہو بغیر تکلف مجھے اطلاع دیں۔ آپ کے ساتھ ہمارے تین تعلق ہیں۔ ایک تو آپ ہمارے

مرید ہیں، دوسرے آپ سادات سے ہیں۔ تیسرا ایک اور تعلق ہے یہ کہہ کر حضور خاموش ہو گئے۔ والدہ صاحبہ کو اس آخری فقرہ سے حیرانگی سی ہوئی اور ڈاکٹر صاحب سے اس کا ذکر کیا۔ اس وقت بھی ہمشیرہ مریم بیگم صاحبہ پیدا نہیں ہوئی تھیں۔ ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا کوئی روحانی تعلق ہوگا۔ لیکن حضور کا یہ قول ظاہری معنوں میں بھی ایک لمبے عرصہ کے بعد پورا ہوگیا۔ ہمشیرہ سیدہ مریم بیگم صاحبہ کی ولادت اور پھر ان کے رشتہ کی وجہ سے''۔

(سیرت حضرت سیدہ ام طاہر صفحہ 23-22)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے تحریر فرمایا:۔

''حضرت شاہ صاحب اور ان کی زوجہ محترمہ نہایت درجہ نیک اور پاک نفس بزرگ تھے حتیٰ کہ ایک روایت کے مطابق خود حضرت مسیح موعود نے ان کے خاندان کے متعلق ''بہشتی ٹبر'' کے الفاظ استعمال فرمائے تھے اور سیدہ ام طاہر احمد بھی ہمیشہ اپنے مرحوم والدین کو انتہائی رقت اور محبت کے ساتھ یاد کیا کرتی تھیں اور ان کی درد بھری دعاؤں سے محروم ہو جانے کا از حد قلق رکھتی تھیں۔

(سیرت حضرت سیدہ ام طاہر صفحہ 251)

## حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ

والدہ ماجدہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ گوناگوں صفات حسنہ سے مالا مال تھیں ہر ایک اعلیٰ خلق ان میں نمایاں طور پر نظر آتا تھا۔ گویا مجسمۂ حسن خلق تھیں۔ اپنے اور بیگانے جی جان سے انہیں چاہتے۔ خوش خلقی، نیکی، تقویٰ، زُہد، مخلوق خدا سے پیار غرض کون سی ایسی خوبی تھی جو ان کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے ودیعت نہیں فرمائی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تحریر فرماتے ہیں:۔

''زُہد و تقویٰ میں بہت بلند مقام پر فائز تھیں۔ بہت دعا گو، عبادت گزار، قرآن مجید کی عاشق صادق تھیں۔ ظاہری اور باطنی دونوں احترام ملحوظ رکھتیں۔ قرآن مجید کو خوبصورت غلافوں میں ملفوف رکھتیں۔ حضرت رسول کریم ﷺ کی جاں نثار، حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی فدائی تھیں۔ تلاوت اور درود شریف سے خاص شغف تھا۔ نماز بہت اہتمام سے ادا فرماتیں۔ تلاوت قرآن کریم اہل زبان کے تلفظ سے کرتیں۔ جب بھی موقعہ ملتا حضرت اقدس کی کتب پڑھتیں۔ اکثر مغرب کے بعد حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہوتیں۔ آپ کو حضرت اماں جان سے بہت محبت تھی۔ بچوں کو بھی ان کی خدمت میں حاضر ہونے کی نصیحت فرماتیں۔''

(سیرت حضرت سیدہ ام طاہر)

مکرمہ سردار بیگم صاحبہ والدہ محمد احمد صاحب لاہور چھاؤنی جو حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی بہن بنی ہوئی تھیں۔ اپنی چٹھی جون 1982ء میں لکھتی ہیں:۔

''ایک دفعہ میں ہسپتال میں آپ (حضرت سیدہ ام طاہر) کے پاس آئی۔ عزیزم طاہر احمد صاحب میٹرک کا امتحان دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا میرا ایک ہی بیٹا ہے۔ آؤ ہم دونوں مل کر دعا کریں کہ میرا رب اس کو دین و دنیا کا ستارہ بنائے اور اس سے ایسی خدمت لے جو کسی نے نہ کی ہو۔''

(متبعین احمد جلد سوم صفحہ 192)

سو یہ دعا اللہ تعالیٰ نے ایسے رنگ میں بہ تمام و کمال قبول فرمائی کہ شاید و باید اس طرح کسی دعا کو قبولیت کا شرف حاصل ہوا ہو۔

مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق مربی انگلستان وسوئٹزرلینڈ کا بیان ہے کہ

''ایک دفعہ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ نے مجھے بتایا کہ ''میرا بیٹا طاہر احمد خلیفہ ہوگا'' لیکن آپا جان نے یہ بھی مجھے کہا کہ ''یہ راز کی بات ہے میں آگے کسی سے ذکر نہ کروں۔'' چنانچہ صاحبزادہ صاحب کے خلیفہ منتخب ہونے پر میں نے یہ بات حضرت صاحب کی خدمت میں تحریر کی۔''

(متبعین احمد جلد سوم صفحہ 198)

اللہ تعالیٰ نے اس انتہائی پاک جوڑے کے جگر گوشے کو خلافت کی خلعت سے سرفراز کیا۔ یہ اس کا خاص فضل ہی ہے تو ہے تاہم والدین کی دعائے نیم شبی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص کو جذب کرنے کا موجب ہوئی۔

مکرمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ بیگم محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب رقمطراز ہیں:۔

''آپا جان بہت عبادت گزار اور تہجد گزار تھیں۔ آپ کی دعاؤں میں بہت درد تھا۔ بعد نماز فجر آپ نہایت خوش الحانی سے قرآن مجید کی تلاوت کرتیں۔ رمضان شریف میں آپ کی عبادت کا رنگ قابل رشک تھا۔ کئی شب روزہ دار افراد کو اپنے ہاں رکھتیں۔ موسم گرما کی ایک رات نا قابل فراموش ہے۔ ہم سب بچوں کی چارپائیاں بچھنے کے بعد بہت کم جگہ بچتی تھی۔ وہیں پر آپا جان اور عائشہ پٹھانی اہلیہ مولوی غلام رسول صاحب معمولاً تہجد میں درد بھری دعائیں کر رہی تھیں کہ میں نے دیکھا کہ چُندھیا دینے والی روشنی سے ہمارا صحن منور ہو گیا ہے، مجھے بھی خیال آیا کہ یہ لیلۃ القدر کی روشنی ہے۔ میں نے لیٹے لیٹے شور مچا دیا کہ میرے لئے بھی دعا کریں۔ عائشہ پٹھانی نے بعد میں مجھے بتایا کہ یہ روشنی مجھے نظر آئی تھی اور میں اس وقت میاں طاہر احمد صاحب کے لئے دعا کر رہی تھی۔ آپا جان کہتی تھیں کہ رشید کے بولنے نے مجھے سب کچھ بھلا دیا اور میں نے اپنی بیٹی رشید کے لئے دعا کرنی شروع کر دی۔ میں بھی یہ روشنی دیکھ رہی تھی۔ جو چند سیکنڈ رہی اور مجھے ہنستے ہوئے کہا کہ جب تم نے یہ نظارہ دیکھا تھا تو تم نے خود اٹھ کر دعا کیوں نہ کی..........۔

ہماری بڑی چچی جان بیگم حضرت میاں بشیر احمد صاحب اور آپا جان دونوں اکٹھے جا کر بیت اقصیٰ میں نماز تراویح پڑھا کرتی تھیں۔ اگر طبیعت کی خرابی کی وجہ سے بیت اقصیٰ نہ جا سکتیں تو دوسروں کے ساتھ مل کر گھر میں ہی (جو بیت اقصیٰ سے ملحق ہے) تراویح پڑھ لیتیں۔ وہاں حافظ محمد رمضان صاحب کی آواز سنائی دیتی تھی۔ درس قرآن مجید میں بھی آپ شامل ہوتی تھیں۔

جن افراد کو رمضان شریف میں آپ نے اپنے گھر میں رکھا ہوتا ان کے لئے کچھ افطاری اپنے ہاتھ سے تیار کرتیں اور گھر میں کام کرنے والوں کے لئے بھی۔

(متبعین احمد جلد سوم صفحہ 200)

آپ اللہ تعالیٰ کی مقرب تھیں اور کیوں نہ ہوتیں۔ شب و روز اسی محبوب حقیقی کا خیال تھا۔ اسی کی رضا کے لئے ہر کام کرتیں اور اسی پر توکل تھا۔ مکرمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ میاں عبدالرحیم احمد صاحب لکھتی ہیں:۔

''آپا جان کی قبولیت دعا کے بہت سے واقعات ہیں۔ مثلاً ایک خاتون دعا کے لئے کہنے بالعموم روز آتیں۔ اس کی شادی پر بارہ سال گزر چکے تھے اور وہ اولاد کی نعمت سے محروم تھی اور وہ اپنے اس یقین کا اظہار کرتیں کہ ''آپ دعا کریں تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرے گا۔ آپ دعا کرنے کا وعدہ کریں''۔ آپ نے وعدہ کر لیا آپ خود بھی دعا کرتیں اور عموماً روزانہ حضور سے بھی کہتیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بیٹی عطا کی۔ آپا جان بہت خوش ہوئیں اور بچی کے لئے تحائف لے کر گئیں اور وہاں موجود افراد کو آپ نے مٹھائی کھلائی۔

(متبعین احمد جلد سوم صفحہ 207)

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے آپ کے زہد و تقویٰ کے سلسلہ میں تحریر فرمایا:۔

''آپ بڑی عبادت گزار تھیں۔ نوافل، تہجد، تلاوت اور درود شریف سے خاص شغف رکھتی تھیں۔ نماز بڑے اہتمام سے ادا کرتی تھیں۔ میں نے بارہا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے آپ کی تلاوت کی تعریف بہت عمدہ پیرایہ میں سنی۔ آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ ام طاہر قرآن کریم کی تلاوت بہت خوبصورتی سے کیا کرتی تھیں اور تلفظ بالکل ایسا ہوتا تھا جیسا کہ اہل زبان کا............''

## خدایا میرا طاہری تیرا پرستار ہو

پھوپھی جان کی نرینہ اولاد صرف عزیزم طاہر سلمہ ہی ہیں۔ آپ ہر وقت تڑپ کر خود بھی دعا کرتیں اور پھر دوسروں سے یہ دعا کرواتیں کہ میرا ایک ہی بیٹا ہے۔ خدا کرے یہ خادم دین ہو۔ میں نے اسے خدا کے راستے میں وقف کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے حقیقی معنوں میں واقف بنائے اور پھر آنسوؤں کے ساتھ یہ جملے بار بار دہراتیں۔

''خدایا میرا طاہری تیرا پرستار ہو! یہ عابد و زاہد ہو!

اسے خادم دین بنائیو۔ اسے اپنے عشق، محمد رسول اللہ ﷺ کے عشق اور حضرت مسیح موعود کے عشق سے سرشار کیجیو!''............

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی نے کئی مرتبہ بڑی رقت سے اس بات کا اظہار کیا کہ

''میرا طاہری! مریم مرحومہ کی دلی آرزوؤں کا بہترین ثمر ہے۔ ان کو اس بات کی تڑپ تھی کہ ان کا یہ اکلوتا بیٹا صحیح معنوں میں دین کا خادم ہو۔''

اب دیکھنے اور غور کرنے کا مقام ہے کہ کوئی ماں، جس کا صرف اور صرف ایک ہی بیٹا ہو اس قسم کی دعائیں اور آرزوئیں کم ہی کیا کرتی ہیں وہ اس کے لئے بس مادی دنیا کے سامان اور جاہ و حشم ہی مانگتی ہیں۔ مگر پھوپھی جان نے طاہری کے لئے جو مانگا وہ ان کی معصوم فطرت پر شاندار دلیل ہے۔

(متبعین احمد جلد سوم صفحہ 223-224)

خاکسار عرض کرتی ہے کہ صرف معصوم فطرت! یہ ہی نہیں بلکہ نہایت درجہ پاکیزہ فطرت! یہ وہ خاتون مبارکہ تھیں جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عملی طور پر ثبوت پیش کیا اور ان کے پیارے خدا نے بھی ان کی قربانیوں اور دعاؤں کو ایسا شرف قبولیت عطا فرمایا کہ زندہ معجزہ کی صورت میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع بھی عشق رسول اللہ ﷺ اور عشق حضرت مسیح موعود کے اس قدر معمور تھے کہ جب ان کا ذکر آتا آپ پر دوران خطاب رقت طاری ہو جاتی۔

## حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب و حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زندگی زہد و تقویٰ میں بسر ہوئی۔ آپ کا ہر قدم اللہ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے مطابق اٹھتا رہا ہے۔

صوم و صلوٰۃ کی پابندی نہایت اہتمام سے فرماتی رہیں۔ باقاعدگی سے نماز و نوافل کی ادائیگی کے لئے کوشاں دیکھی گئیں۔ اپنے والد ماجد کی پاکیزہ سیرت، تقویٰ و زہد سے معمور معمولات زندگی بچپن سے ہی ان پر اثر انداز تھے۔ پھر شادی کے بعد حضرت مصلح موعود جیسی نابغۂ روزگار شخصیت کی قربت نے دینی رنگ کو اور بھی دلربائی بخشی۔

رمضان المبارک میں روزوں کی محبت کے ساتھ پابندی اور درس القرآن سننے کا اہتمام اور رمضان کی دیگر برکات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم سب نے دیکھا۔ قرآن و حدیث کا مفہوم اچھی طرح جانتی تھیں۔ لہٰذا ان کی زندگی احکام خداوندی کی عملی تفسیر تھی۔

اپنی ہر تقریر کو اور ہر تقریب کے خطاب کو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسولؐ کے ارشادات کی روشنی میں یادگار بنا دیتیں۔ آپ کی تقریر اور نصیحت کا رنگ اس قدر مؤثر اور دلنشین ہوتا کہ سیدھا دلوں میں اتر جاتا۔

انہوں نے زندگی کا ہر لمحہ خوف خدا اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں گزارا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات کے بعد تو آپ کی زندگی حقیقتاً زاہدانہ

انداز میں گزری۔ پارسائی اوراخلاق حمیدہ کا جیتا جاگتا نمونہ تھیں۔

## حضرت حسین بی بی صاحبہ

تاریخ احمدیت کا ایک درخشندہ گوہر محترمہ حضرت حسین بی بی صاحبہ کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا وہ احمدیت کے مایہ ناز فرزند حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی عظیم المرتبت والدہ صاحبہ تھیں۔ انہوں نے عبادات اور زہد وتقویٰ کے باعث اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا اور رویا وکشوف کی نعمت سے سرفراز ہوئیں۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے قبول احمدیت سے قبل آپ کو رویا میں حضرت مسیح موعود کی زیارت کروائی۔

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے اپنی تصنیف ''میری والدہ'' میں لکھا ہے:۔

''انہوں نے (یعنی والدہ حضرت ظفر اللہ خان صاحب نے) ایک رویا میں دیکھا کہ رات کے وقت اپنے مکان کے صحن میں اس طور پر انتظام میں مصروف ہیں کہ گویا بہت سے مہمانوں کی آمد کی توقع ہے اسی دوران میں دالان کے اندر جانے کا اتفاق ہوا تو دیکھا کہ مغرب کی طرف کی کوٹھڑی میں بہت اجالا ہو رہا ہے حیران ہوئیں کہ وہاں تو کوئی لیمپ وغیرہ نہیں یہ روشنی کیسی ہے چنانچہ آگے بڑھیں تو دیکھا کہ کمرہ روشنی سے دمک رہا ہے اور ایک پلنگ پر ایک نورانی صورت بزرگ تشریف فرما ہیں اور ایک نوٹ بک میں کچھ تحریر فرما رہے ہیں۔ والدہ صاحبہ کمرہ میں داخل ہو کر ان کی پیٹھ کی طرف کھڑی ہو گئیں جب انہوں نے محسوس کیا کہ کوئی شخص کمرہ کے اندر آیا ہے تو انہوں نے اپنا جوتا پہننے کے لئے پاؤں پلنگ سے نیچے اتارے۔ گویا کمرہ سے چلے جانے کی تیاری کرنے لگے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے عرض کی یا حضرت مجھے تمام عمر میں کبھی اس قدر خوشی محسوس نہیں ہوئی جس قدر آج میں محسوس کر رہی ہوں۔ آپ تھوڑی دیر تو اور تشریف رکھیں۔ چنانچہ وہ بزرگ تھوڑی دیر اور ٹھہر گئے اور پھر جب تشریف لے جانے لگے تو والدہ صاحبہ نے دریافت کیا۔ یا حضرت اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ تمہیں کون بزرگ ملے ہیں تو میں کیا بتاؤں؟ انہوں نے دائیں کندھے کے اوپر سے پیچھے دیکھ کر اور دایاں بازو اٹھا کر جواب دیا:۔

''اگر آپ سے کوئی پوچھے کہ کون ملے ہیں تو کہیں ''احمد'' ملے ہیں'' ............

ہمارے ماموں صاحب بھی اس دن سیالکوٹ ہی میں تھے والدہ صاحبہ نے اس رویا کا ذکر والد صاحب اور ماموں صاحب سے کیا۔ ماموں صاحب نے فرمایا یہ تو میرزا صاحب تھے۔ والدہ صاحبہ نے کہا انہوں نے اپنا نام مرزا صاحب تو نہیں بتایا ''احمد'' بتایا ہے۔ ماموں صاحب نے فرمایا میرزا صاحب کا نام ''غلام احمد'' ہے اور والدہ سے کہا کہ آپ دعا کرتی رہیں اللہ تعالیٰ آپ پر حق کھول دے گا۔ چند دن کے بعد حضرت مسیح موعود کی سیالکوٹ میں تشریف آوری کے متعلق اطلاع ملی۔ والدہ صاحبہ نے پھر رویا میں دیکھا کہ:۔

''بعض سڑکوں پر سے گزر کر وہ ایک مسقّف گلی کے نیچے ہوتی ہوئی ایک مکان پر پہنچی ہیں اور اس کی پہلی منزل پر پھر انہیں بزرگ کو دیکھا اور انہوں نے والدہ صاحبہ سے دریافت کیا کہ اتنی بار دیکھنے کے بعد بھی آپ کو یقین نہیں آیا؟ تو والدہ صاحبہ نے عرض کی۔ الحمد للہ میں ایمان لے آئی ہوں۔''

(میری والدہ صفحہ 35,34)

آگے لکھتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود مع اپنے اہل خانہ اور افراد خاندان کے حضرت میر حامد شاہ صاحب کے مکان پر فروکش ہوئے............ دوسری صبح ہی والدہ صاحبہ نے والد صاحب سے اجازت طلب کی کہ وہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوں والد صاحب نے اجازت دے دی لیکن ساتھ ہی فرمایا آپ دیکھ آئیں لیکن بیعت نہ کریں۔ میں بھی تحقیقات میں لگا ہوا ہوں۔ آخری فیصلہ اکٹھے سوچ کر کریں گے۔ والدہ صاحبہ نے کہا اگر تو یہ وہی بزرگ ہیں جنہیں میں نے خواب میں دیکھا ہے تو پھر تو میں بیعت میں تاخیر نہیں کر سکتی۔ کیونکہ خواب میں میں اقرار کر چکی ہوں اور تاخیر سے میرا عہد ٹوٹتا ہے............

............ والدہ صاحبہ دوپہر کے کھانے کے بعد بصد شوق حضرت مسیح موعود کی فرودگاہ طرف روانہ ہوئیں۔ رستہ سے مکان کی ہیئت سے والدہ صاحبہ نے پہچان لیا کہ یہ وہی مکان ہے جو انہوں نے خواب میں دیکھا تھا............ جب حضور تشریف لائے تو والدہ صاحبہ چند دیگر مستورات کے ساتھ ایک چوبی تخت پوش پر جو اس پلنگ کے قریب دو گز کے فاصلہ پر بچھا ہوا تھا، بیٹھی تھیں۔ جب حضور پلنگ پر تشریف فرما ہو گئے تو والدہ صاحبہ نے عرض کیا:۔

''حضور میں بیعت کرنا چاہتی ہوں۔''

حضور نے فرمایا:۔ بہت اچھا اور والدہ صاحبہ نے بیعت کر لی۔ (میری والدہ صفحہ 38,37)

یہ وہ قابل فخر خاتون ہیں جنہیں تقرب الٰہی کی وجہ سے احمدیت جیسی نعمت نصیب ہوئی............ احمدیت کی آغوش میں آنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے دن بدن تقویٰ اور زُہد میں نمایاں ترقی کرنے کی توفیق دی۔

## خواب میں قبل از وقت خبریں

''میری والدہ'' کے صفحہ 94,93 پر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب لکھتے ہیں:۔

''مجھے خوب یاد ہے کہ ہمارے بچپن میں جب بھی طاعون کا دورہ شروع ہوتا تو والدہ صاحب کو قبل از خواب کے ذریعہ اس کی اطلاع دی جاتی اور وہ اسی وقت سے دعاؤں میں لگ جاتیں اور پھر افاقہ کی صورت ہوتی تو بھی خواب کے ذریعہ انہیں اطلاع دی جاتی۔ اسی طرح ہمارے متعلقین میں خوشی اور غم کے مواقع پر انہیں قبل از وقت خبر دی جاتی۔ سلسلہ کے بڑے بڑے واقعات بعض اوقات دنیا کے بڑے بڑے واقعات سے بھی انہیں اطلاع دی جاتی۔

باوا جھنڈا سنگھ صاحب ریٹائرڈ سینئر جج نے میرے پاس بیان کیا کہ جب 1936ء کی گرمیوں میں میں شملہ میں ٹھہرا ہوا تھا تو ایک دن تمہارے مکان پر تمہاری والدہ صاحبہ نے بیان کیا کہ قصور میں ہیضہ کی خبر ملنے پر مجھے بہت تشویش تھی اور میں بہت دعا کر رہی تھی۔ رات مجھے خواب میں بتایا گیا کہ ایک ہفتہ کے بعد قصور میں ہیضہ کی وارداتیں بند ہو جائیں گی۔ باوا صاحب فرماتے تھے میں اخباروں میں دیکھتا رہا اور پورے ایک ہفتہ کے بعد قصور میں ہیضہ کی وارداتیں بند ہو گئیں۔

اللہ تعالیٰ کے ہر شئے پر قادر ہونے اور قبولیت دعا پر انہیں حق الیقین تھا۔ کیونکہ یہ ان کے روزانہ مشاہدات کی بات تھی............''

یہ وہ خاتون تھیں جن کی عظمت کا اقرار اپنوں اور غیروں، چھوٹوں اور بڑوں نے برملا کیا حتیٰ کہ حضرت مسیح پاک کے ''صاحبِ عظمت وشکوہ'' فرزند نے بھی ان تعریفی الفاظ سے نوازا............ ''اس اللہ کی پیاری بندی نے اپنے لخت جگر (حضرت ظفر اللہ خان صاحب) کے لئے جن کو وہ ٹوٹ کر پیار کرتی تھیں نہ جانے کیسی کیسی دلسوزی کے ساتھ دعائیں کی ہوں گی جو اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا بلند مرتبہ عطا فرمایا اور دینی ودنیاوی سعادتوں سے سرفراز کیا کہ انہوں نے اپنے علم وحکمت کے زور سے سب کا منہ بند کر دیا۔''

ان کے خواب روز روشن کی طرح واضح ہوتے تھے جو من وعن پورے بھی ہو جاتے تھے............

چوہدری صاحب کے والد صاحب کی آخری بیماری میں ان کی وفات کے بارے میں چند خواب ''میری والدہ'' میں مذکورہ ہیں جو معین رنگ میں لفظ بلفظ پورے ہوئے۔ مثلاً انہوں نے خواب میں چوہدری نصر اللہ خان صاحب (والد چوہدری ظفر اللہ خان صاحب) کو فرماتے ہوئے دیکھا کہ ''میاں مجھے تو جمعہ کے دن چھٹی ہو گی'' ............ مکرمہ حسین بی بی صاحبہ نے فرمایا کہ چھٹی کے لفظ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ جمعہ کا دن شروع ہوتے ہی رخصت ہو جائیں گے اس لئے ڈاکٹر خواہ کچھ کہیں تم ابھی سے انتظام کر لو (یہ تاکید اپنے بیٹے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو کی) اور جمعرات کی شام تک تمام تیاری مکمل کر لو تا کہ ان کے رخصت ہوتے ہی ہم انہیں قادیان لے چلیں ...... اپنے بہن بھائیوں کو اطلاع کر دو۔ والد کے کفن کی چادریں منگوا لو۔ صندوق بھی جمعرات کی شام تک تیار کرنے کی تاکید کر دو۔ موٹریں کرایہ پر لے لو اور انہیں ہدایت دے دو کہ نصف شب کے بعد آ جائیں۔ میں نے ان کی ہدایت کے مطابق سب انتظام کر دیا............ پھر چوہدری صاحب رقم طراز ہیں کہ عین اسی وقت اور دن کے مطابق میرے والد صاحب نے بڑے سکون اور اطمینان سے جان دے دی اور تین بجے علی الصبح ہم والد صاحب کا جنازہ لے کر روانہ ہوئے۔'' ............ (میری والدہ صفحہ 56)

ان کا اللہ تعالیٰ سے براہ راست تعلق تھا اور ''انی قریب'' کی آوازیں ان کے کان میں آتی تھیں جن سے ان کا ایمان وایقان مضبوط تر ہوتا گیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی اس پیاری بندی کو طبقۂ نسواں میں ایک ایسا مقام حاصل ہوا جسے قارئین حیرت زدہ ہو کر دیکھتے ہیں اور دیکھتے رہیں گے۔

## حضرت مصلح موعود کا خراج تحسین

حضرت مصلح موعود نے جو عبارت مرحومہ کے کتبے پر لکھے جانے کا ارشاد فرمایا وہ اعلیٰ درجہ کا تحسین ہے۔ وہ عبارت یہ ہے:۔

''چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحوم کی زوجہ عزیزم ظفر اللہ خان صاحب سلمہٗ اللہ کی والدہ صاحبہ کشف و رویا تھیں۔ رویا ہی کے ذریعہ سے حضرت مسیح پاک کی شناخت نصیب ہوئی اور اپنے مرحوم شوہر سے پہلے بیعت کی۔ پھر رویا ہی کے ذریعے سے خلافت ثانیہ کی شناخت کی اور مرحوم خاوند سے پہلے بیعت کی۔ دین کی غیرت بدرجۂ کمال تھی اور کلام حق کے پہنچانے میں نڈر تھیں۔ غرباء کی خبر گیری کی صفت سے متصف اور غریبانہ زندگی بسر کرنے کی عادی، نیک بیوی اور ودود والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے شوہر کو جو نہایت مؤدب و مخلص خادم سلسلہ تھے اپنے انعامات سے حصہ دے اور اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کی اولاد کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین'' (میری والدہ صفحہ 118)

کس قدر قابل رشک ہیں یہ بیش قیمت اور دلکش لعل وجواہر جو مالائے احمدیت میں پروئے گئے، جن کی چمک دمک سے نگاہیں خیرہ ہوئی جاتی ہیں۔ نہایت خوش نصیب ہیں یہ احمدی خواتین جنہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے مہدی کا دیدار نصیب ہوا اور حضرت اقدس کی صحبت سے مستفید ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ وہ سچے موتی ہیں جن کی چمک اور دلکشی تا قیامت نہ صرف قائم رہے گی بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ ان کی قدر و قیمت میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ

## اولیاء اللہ خواتین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 12 ستمبر 1992ء کو اپنے خطاب بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی میں احمدی خواتین کے تعلق باللہ کے متعلق ارشاد فرمایا:۔

''احمدی خواتین میں بڑی بڑی اولیاء اللہ پیدا ہوئی ہیں۔ بعض ایسی ہیں جن کو خدا تعالیٰ الہامات سے نوازتا رہا ہے۔ کشوف عطا فرماتا ہے۔ سچے رویا دکھاتا ہے۔ مصیبت کے وقت ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور قبولیت سے متعلق پہلے سے اطلاع دی کہ یہ واقعہ اس طرح ہو گا اور اسی طرح ہوا یہ وہ آخری منزل ہے جس کی طرف ہر احمدی خاتون کو لے کر ہم نے آگے بڑھنا ہے۔ تعلق باللہ کے سوا مذہب کی اور کوئی جان نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عبادت بھی اللہ سے محبت اور تعلق پیدا کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔ میں وہ

واقعات آپ کے سامنے رکھوں گا تا کہ آپ کو معلوم ہو کہ (دین حق) کا خدا صرف مردوں کا خدا نہیں ہے وہ عورتوں کا بھی خدا ہے اور جن عورتوں نے اللہ سے سچی محبت کی ہے اس کے جواب میں وہ ان پر ظاہر ہوا اور بڑی شان کے ساتھ ظاہر ہوتا رہا ہے۔ پس امید ہے کہ اس کے نتیجہ میں آئندہ آپ کے دل میں بھی تعلق باللہ کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔"

تعلق باللہ کے خوبصورت مضمون کو حضور اقدس نے 31 جولائی 1993ء کو بر موقع جلسہ سالانہ اسلام آباد ٹلفورڈ، مستورات کے خطاب کے دوران آگے بڑھایا۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اپنے بندوں پر فرشتوں کا نزول کریں گے اور ابتلاؤں کے زمانے میں استقامت اختیار کرنے کے نتیجے میں یہ پھل زیادہ عطا کیا جائے گا۔ نزول ملائک کی علامات جماعت احمدیہ میں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود اور (رفقاء) کے واقعات کثرت سے جماعت کے لٹریچر میں موجود ہیں۔ یہ واقعات محض ماضی کا اور تاریخ کا حصہ نہیں ہیں بلکہ آج خواتین کے خطاب میں، میں صرف خواتین کے تعلق باللہ کے واقعات سناؤں گا۔

حضور اقدس نے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود کی پاک فطرت صاحبزادی حضرت نواب مبارکہ صاحبہ کے بعض واقعات سنائے اور ان میں سے کئی تو وہ تھے جن میں آپ نے نہایت کم سنی کی عمر میں تعلق باللہ کا تجربہ حاصل کیا مثلاً "حضرت مسیح موعود کے وصال کا وقت قریب ہے اور حضرت مولانا نورالدین جماعت کے پہلے خلیفہ ہوں گے۔" اس کے بعد حضور نے بعض بزرگ (رفیقات) کے رویا بیان فرمائے۔

"اہلیہ قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی نے اس زمانے میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول گھوڑے سے گر گئے تھے اور سخت چوٹیں آئی تھیں اور بظاہر زندگی کی امید نہ تھی رویا میں دیکھا کہ وہ سخت گھبراہٹ کے عالم میں بے چین ہیں کہ حضرت مسیح موعود ظاہر ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تین دن بعد یہ واقعہ ہوگا۔ اس سے ان کو گھبراہٹ ہوئی کہ شاید حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی زندگی تین دن باقی رہ گئی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفا دی اور تین سال کے بعد آپ کی وفات ہوئی۔ اس طرح تین دن سے مراد تین سال تھی۔

اسی طرح آپ نے محترمہ زرینہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد افضل صاحب اوچ شریف کا ایک خواب سنایا کہ "وہ بتاتی ہیں کہ جلسہ سالانہ پر ربوہ گئی ہوں۔ جلسہ پر کافی تعداد میں لوگ جمع ہیں۔ جلسہ گاہ اتنی بھر گئی ہے کہ لوگ دکانوں اور چھتوں پر بیٹھے ہیں۔ انہوں نے سوچا کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زیارت کرلوں۔ وہ حضور کے پاس گئیں اور عرض کیا، حضور جلسہ سے خطاب فرمائیں تو حضور نے فرمایا:-

"اب میرا حق نہیں ناصر کا حق ہے"

مکرم صوبیدار بدر عالم اعوان صاحب کی بیٹی نے 1974ء میں خواب دیکھا کہ "کسی بڑی دعوت کا انتظام ہے۔ حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث اور آپ کی حرم محترمہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ تشریف لاتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں کہ آج تو ہم آپ کے بلانے پر آئے ہیں مگر پھر شاید نہ آسکیں۔

خواب دیکھنے والی کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا کہ آپ نہ ہوں گے تو کون ہو گا۔ آپ نے فرمایا "طاہر"۔ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نے فرمایا میں پہلے سے ہی اس جہاں میں نہ رہوں گی۔"

حضور نے یہ خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں صرف ایک بات بیان نہیں کی گئی بلکہ اس کو یقین کے مرتبہ تک پہنچانے کے لئے حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی وفات کا بھی ذکر ہے۔ گویا ایک پختہ نشانی بھی ساتھ دے دی گئی ہے۔

مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ نے 1982ء میں خط لکھا کہ "چار سال قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ شہر سرگودھا میں احمدیوں کے خلاف جھگڑا ہوا۔ میں کہتی ہوں (خواب میں) "میاں طاہر کہاں ہیں؟" کسی دوسرے نے کہا وہ سیالکوٹ میں ہیں۔ یہاں ہوتے تو جماعت کی خاطر جان لڑا دیتے۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بعد امام بننا ہے۔ حضور اقدس نے فرمایا یہ امر واقعہ ہے کہ میں ان دنوں میں ربوہ میں نہیں تھا بلکہ باہر گیا ہوا تھا۔"

محترمہ امتہ النصیر صاحبہ کراچی کا ایک خواب حضور نے بیان فرمایا:-

وہ بتاتی ہیں کہ "عاجزہ نے 17 سال پہلے خواب دیکھا جس کی تعبیر آج ملی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات سے چند سال قبل حضرت ام ناصر صاحبہ کو دیکھا۔ بہت بڑا کمرہ خوبصورت اور روشن ہے۔ حضرت ام ناصر فرماتی ہیں آج ناصر دولہا بنا ہے۔ پھر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی طرف اشارہ کر کے فرماتی ہیں۔

اس کے بعد ان کی باری ہے۔"

محترمہ امۃ الرشید صاحبہ دارالبرکات ربوہ کا ایک خواب حضور نے بیان فرمایا کہ:-

1940ء، 1941ء میں انہوں نے دیکھا "خواب میں ہاتفِ غیبی انہیں بتاتا ہے کہ "خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد ہوں گے" محترمہ امۃ الرشید صاحبہ نے بتایا کہ انہوں نے یہ خواب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بھجوایا تو حضور کا جواب آیا۔ "امام جماعت کی موجودگی میں ایسے رویا و کشوف صیغۂ راز میں رہنے چاہئیں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا ایسے رویا اب بھی احمدی خواتین اور مردوں اور بچوں تک کو بھی آتے ہیں۔ یہ خلیفۂ وقت کی امانت ہوتے ہیں ان کو بیان نہیں کرنا چاہئے۔ احباب جماعت کو چاہئے کہ اس ہدایت کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

حضور اقدس نے ایک اور خواب بیان فرمایا کہ دیکھا:-

"حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفہ بن گئے ہیں اور ایک لڑکا آتا ہے اور پیچھے آکر سر پر پگڑی رکھ دیتا ہے۔ حضور اقدس نے فرمایا۔ بالکل ایسے ہی ہوا عزیزم میاں لقمان احمد صاحب آئے اور میری ٹوپی اتار کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی پگڑی میرے سر پر رکھ دی۔"

ایک اور خواب کا ذکر حضور اقدس نے فرمایا کہ شیخ عبدالرحمان صاحب قانون گو کپورتھلہ کی اہلیہ محترمہ نے 1936ء میں تحریر فرمایا کہ "میں درد شقیقہ سے شدید بیمار رہتی تھی مجھے آپا جان حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ خواب میں دکھائی دیں۔ ان سے میں نے اپنی تکلیف بیان کی۔ آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو:-

رب کل شی خادمک............

وہ بتاتی ہیں کہ خواب ہی میں نے یہ دعا پڑھنی شروع کردی اور صبح تک میری تکلیف کا نام و نشان تک نہ تھا۔

اس کے بعد حضور اقدس نے مکرمہ لبنیٰ صاحبہ اہلیہ سید قمر سلیمان احمد صاحب، مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کابل والی، اپنی بیٹی محترمہ صاحبزادی فائزہ صاحبہ اور مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ اہلیہ مکرم شکیل احمد صاحب طاہر صاحب قادیان کے خواب سنائے۔ جن میں حضور اقدس کے سفر انگلستان اور بخیریت وہاں پہنچنے کی اطلاعات بڑی وضاحت سے دی گئی تھیں۔

نیز اپنی حرم محترمہ سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کا ایک خواب سنایا:-

حضور نے انکشاف کیا کہ جب میں شروع میں انگلستان آیا تو لازمی بات ہے کہ مجھے کئی فکریں تھیں۔ تاہم میں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ جماعت سے میں نے کوئی گزارہ نہیں لینا۔ جس روز میں نے اپنے دل میں فیصلہ کیا اس رات میں نے خواب میں دیکھا کہ "تم سے نورالدین کا سا سلوک کیا جائے گا"۔ حضور اقدس نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت مولوی نورالدین صاحب سے اللہ تعالیٰ کا ایک خاص سلوک تھا کہ بغیر مانگے اور طلب کئے عین ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ ان کی ہر ضرورت پوری فرما دیا کرتا تھا۔ حضور اقدس نے فرمایا کہ دوسرے یا تیسرے دن آصفہ بیگم صاحبہ نے خواب دیکھا اور بڑا مسکرا کر مجھے اپنا خواب سنایا کہ (بیت) اقصیٰ میں حضرت مہر آپا صاحبہ مٹھائی تقسیم کر رہی ہیں اور ان سے پوچھا جاتا ہے تو وہ بتاتی ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو بتایا ہے "میں تجھے نورالدین بنا رہا ہوں"۔

حضور اقدس نے فرمایا کہ اس کا عملی ثبوت بھی اللہ تعالیٰ نے خود ہی دے دیا وہ اس طرح کہ میں صبح دفتر گیا تو میری میز پر 40 پاؤنڈ کا ایک بل پڑا تھا جو میں نے ادا کرنا تھا۔ میں نے کہا یہ بل شام کو آکر لے جانا۔ شام سے پہلے پہلے بعینہٖ 40 پاؤنڈ کا ایک تحفہ موصول ہو گیا۔ حضور اقدس نے فرمایا معین طور پر 40 پاؤنڈ مل جانا اللہ تعالیٰ کی محبت کا اظہار تھا تا کہ بتایا جاتا کہ اللہ تعالیٰ نے جو بتایا تھا وہ درست تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطاب کے آخر میں فرمایا:-

"احمدیت کو ابھی بہت لمبا سفر طے کرنا ہے اس کے لئے ہمیں بہت زاد راہ کی ضرورت ہے اور سب سے اچھا زاد راہ تقویٰ ہے۔ اپنے تقویٰ کی حفاظت کریں............ اصل زندگی وہ ہے جس میں خدا کی طرف سے ہم کلام ہونے والے فرشتے نازل ہوں اور وہ کہیں کہ کوئی غم اور فکر نہ کرو۔ یہ خدا کی طرف سے مہمانی ہے۔ ہم اس دنیا میں بھی ساتھ ہیں اس دنیا میں بھی ساتھ ہوں گے۔ ہم نے اتنا متقی بننا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کو رویا و کشوف کثرت سے ہوں۔ ہم اللہ سے ہم کلامی پائیں اور خدا کے قرب کے نظارے دیکھیں۔ ایک ایسی احمدی نسل اگر آج پیدا ہو جائے تو آنے والے 100 سال کی حفاظت کی ضمانت حاصل ہو جائے گی۔

حضور اقدس نے فرمایا:-

"نسلاً بعد نسلٍ تعلق باللہ کی حفاظت کریں۔ یہ مذہب کی جان ہے۔ یہ نصیب ہو گیا۔ یہ نہ ہوا تو اللہ کے ہاں مہمانی نہ ملے گی۔ اخروی زندگی میں بھی مہمانی کا سلوک اسی سے ہوگا جن کی اس دنیا میں خدا کی طرف سے مہمانی کی جائے گی۔ خدا کرے کہ ہماری اس دنیا کی جنتیں اخروی جنتوں کی ضامن بن جائیں۔"

(مصباح ستمبر 1993ء صفحہ 4-9)

محترمہ حور جہاں بشریٰ داؤد صاحبہ لجنہ کراچی کی سرگرم داعیہ الی اللہ اور شعبہ اشاعت کی بانی رکن تھیں۔ فنا فی اللہ اور فنا فی الرسولؐ، مخلص فدائی خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کے نام ایک خط کی صورت میں ان کی ایک تحریر ہے:-

"میرے بے حد پیارے بچو ناصر، طاہر اور طوبیٰ! اللہ تعالیٰ تم کو ہمیشہ ہمیش اپنی حفظ و امان میں پناہ دے اپنی اطاعت و فرمانبرداری سے تم اس کی جناب میں جھکے رہو۔ اس کی خاطر جیو اور اس کی خاطر موت کو گلے لگاؤ۔ کبھی بھی میری جان! اس رب کے در سے جدا نہ ہونا کہ اس کے سوا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ انتہائی بدنصیب ہیں جو اس کو نہیں پاتے۔ بدبخت ہیں جو اس کی محبت کو حاصل نہیں کرتے۔

میرے پیارے خدا! تجھ کو تیری عظمت و کبریائی کی قسم تو ان کو کبھی اپنے دامن سے جدا نہ کرنا انہیں توفیق نہ دینا کہ یہ کبھی تجھ سے، تیرے احکامات سے تیری اطاعت سے انحراف کر سکیں ان کو صرف اور صرف اپنے محبوب ﷺ کی سچی محبت عطا کرنا تا کہ یہ اس دنیا میں بھی جنت حاصل کر سکیں اور تیری رضا کے عطر سے ممسوح ہوں۔ یہ دنیا کے روشن ستارے ہوں اور بنی نوع انسان کے خادم............"

طالب دعا بشریٰ داؤد

(مصباح دسمبر 1993ء)

☆......☆......☆

# اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## تقریب آمین

مکرم نذیر احمد صاحب سانول معلم وقف جدید چک نمبر 168 مراد ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

عزیزہ درمانہ انور واقفہ نو بنت مکرم رانا فضل احمد صاحب چک نمبر 168 مراد ضلع بہاولنگر نے خدا تعالیٰ کے فضل سے سات سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کی پیاری کتاب قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 10 جولائی 2009ء کو بعد نماز جمعۃ المبارک بیت الذکر میں تقریب آمین ہوئی۔ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 168 مراد نے قرآن پاک کے حصص سنے اور خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآن پاک پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## نکاح وتقریب شادی

مکرم سعید احمد بٹ صاحب صدر جماعت احمدیہ مانانوالہ 203 ر۔ب فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ منصورہ بی بی صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم خلیل احمد بٹ صاحب ابن مکرم عبداللطیف بٹ صاحب محلہ دارالیمن وسطی سلام ربوہ مبلغ اسی ہزار روپے حق مہر پر مکرم حکیم محمود احمد صاحب معلم وقف جدید نے احمدیہ بیت النور چک مانانوالہ 203 ر۔ب ضلع فیصل آباد میں مورخہ 25 جنوری 2009ء کو بعد نماز ظہر کیا۔ اسی روز رخصتی عمل میں آئی مکرم حکیم محمود احمد صاحب نے دعا کروائی احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کیلئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

## پتہ درکار ہے

مکرم عتیق احمد صاحب ولد مکرم محمد رفیق احمد صاحب وصیت نمبر 60473 ساکن H-DK-34 ڈھوک کشمیریاں کیانی بازار راولپنڈی نے 4 جون 2006ء کو وصیت کی تھی۔ شروع وصیت سے تا حال ان کا دفتر سے رابطہ نہیں ہے اور نہ ہی ان کی طرف سے ادائیگیاں حصہ آمد آرہی ہیں۔ ان کی وصیت کا معاملہ بغرض کارروائی مجلس میں پیش ہو سکتا ہے۔ اگر یہ اعلان وہ خود پڑھیں یا ان کے عزیز رشتہ دار جاننے والے کو ان کے بارہ میں علم ہو تو براہ کرم دفتر وصیت کو فوری مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

## درخواست دعا

مکرمہ مبارکہ زمان صاحبہ اہلیہ مکرم رانا بدیع الزمان صاحب انسپکٹر نظارت مال آمد ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری والدہ محترمہ منظوراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد سلیم سپاہی صاحب مرحوم گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد کو مورخہ 4 جون 2009ء کو کھرڑیانوالہ میں بس کے ساتھ حادثہ پیش آیا اور بائیں ٹانگ کاٹ دی گئی ہے بہت زیادہ تکلیف میں مبتلا ہیں اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب دارالرحمت شرقی (ب) تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھائی مکرم فہیم عارف صاحب ولد مکرم ہدایت اللہ صاحب بک بائنڈر ربوہ جرمنی میں ڈیڑھ سال سے کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا تھے۔ اللہ کے فضل سے یہ مرض تو ختم ہو گیا لیکن علاج کے بداثرات میں مبتلا ہیں کیموتھراپی اور والدہ کی وفات کے صدمہ کی وجہ سے ان کے دماغ کی رگ میں خون جم گیا ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی تمام تکالیف کو جلد از جلد دور کرے صحت وتندرستی والی لمبی عمر اور گھر کا سکون دے۔ آمین

## سانحہ ارتحال وشکریہ احباب

مکرم میاں رفیق احمد صاحب گوندل ناگی روڈ لاہور چھاؤنی تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں گل محمد صاحب مرحوم کوٹ مومن ضلع سرگودھا بعمر 81 سال مورخہ 21 جون 2009ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ بفضل خدا موصیہ تھیں۔ نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی کروائی۔ والدہ صاحبہ مرحومہ کے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ چار بہنیں مکرمہ قدسیہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد شریف صاحب جنجوعہ لاہور چھاؤنی، مکرمہ طیبہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر محمد زکریا طاہر صاحب برمنگھم برطانیہ، مکرمہ زاہدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر پروفیسر وسیم احمد صاحب مرحوم ڈیفنس لاہور، مکرمہ شاہدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم میجر (ر) طیب ظہور بٹ صاحب لاہور سوگوار چھوڑی ہیں۔ والدہ صاحبہ مرحومہ حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب آف میانی فیلی لاہور کی دختر اور حضرت میاں خدا بخش صاحب نمبردار گوندل رفیق حضرت مسیح موعود آف کوٹ مومن ضلع سرگودھا کی بہو تھیں۔ احباب جماعت سے آپ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز آپ کی وفات پر احباب جماعت نے بذریعہ فون اور خود تشریف لا کر ہمارے ساتھ تعزیت فرمائی۔ اس صدمہ میں ہمارے ساتھ شامل ہو کر ہماری ڈھارس بندھائی ان سب کے ہم تہہ دل سے مشکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم محمد مقبول صاحب کارکن دفتر مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن (جو کہ خاکسار کی ممانی بھی تھیں) محترمہ نسیم اختر صاحبہ زوجہ مکرم محمد ناصر صاحب راولپنڈی ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائریکٹر وفاقی سروس پبلک کمیشن مورخہ 6 جولائی 2009ء کو بعمر 62 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مورخہ 7 جولائی کو جنازہ ربوہ لایا گیا اور دوپہر 12:15 لان دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم بشارت محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم حافظ راشد جاوید صاحب ناظم دارالقضاء نے دعا کروائی۔ آپ مکرم صوفی محمد دین صاحب شہاب پورہ سیالکوٹ کی بہو تھیں۔ مرحومہ نہایت سادہ مزاج، خوش اخلاق اور ملنسار تھیں۔ اپنے پرائے سب سے بہت محبت اور اخلاص سے پیش آتیں۔ مہمان نواز اور غریبوں کی ہمدرد تھیں۔ مرحومہ نے خاوند کے علاوہ 5 بیٹے مکرم نعیم احمد صاحب، مکرم ندیم احمد صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب، مکرم وحید احمد صاحب راولپنڈی، مکرم نوید احمد صاحب آسٹریلیا، چار بیٹیاں مکرمہ شگفتہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم سعید احمد قریشی صاحب آسٹریلیا، مکرمہ شائستہ مقبول صاحبہ اہلیہ خاکسار، مکرمہ صائقہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم خورشید احمد صاحب اسلام آباد اور مکرمہ صائمہ پروین صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں جگہ دے اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

## اعلان دارالقضاء

(مکرم صابر علی صاحب ترکہ مکرمہ کریم فاطمہ صاحبہ)

مکرم صابر علی صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ کریم فاطمہ صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 13/18 دارالرحمت وسطی برقبہ 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ خاکسار اور میرے بھائیوں میں بحصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ عذرا پروین صاحبہ ہم بھائیوں کے حق میں دستبردار ہو چکی ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم صابر علی صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم لیاقت علی صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم مظفر احمد ناصر صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ عذرا پروین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

## وائکنگ اول

سیارہ مریخ کی جانب میریز، راکٹوں کے سلسلہ کے بعد 1975ء میں امریکہ نے وائکنگ Viking-1 راکٹوں کے سلسلہ کا آغاز کیا اور 20 اگست 1975ء کو اس سلسلہ کا پہلا راکٹ Viking-1 مریخ کی طرف روانہ کیا۔ یہ راکٹ کیپ کارنیوال سے روانہ کیا گیا تھا۔ 20 جولائی 1976ء کو وائکنگ اول کا ایک حصہ راکٹ سے جدا ہوا اور مریخ کی سطح پر آہستگی سے اتر گیا۔ مریخ کی سطح پر اترنے والا یہ پہلا خلائی جہاز تھا۔ مریخ کی سطح پر اترنے کے بعد 19 منٹ تک یہ جہاز اپنی کامیابی کے سگنل زمین کی طرف ارسال کرتا رہا اور 25 سیکنڈ کے بعد اس نے مریخ سے پہلی ٹیلی ویژن ٹرانسمیشن کے سلسلے کا آغاز کیا۔ یہ وہ دن تھا جب اہل زمین چاند پر پہلے انسان کے اترنے کی ساتویں سالگرہ منا رہے تھے۔

## دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد جج صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع راولپنڈی واسلام آباد کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

## جرمن لینگوئج ٹیسٹ کی تیاری کیلئے کلاس

ایسے خواہشمند طلباء جو جرمن لینگوئج سیکھنے کے بعد ٹیسٹ کی تیاری کیلئے لاہور جاتے ہیں ان کے لئے ربوہ میں بھی انتظام موجود ہے۔ کلاس کا دورانیہ 15 دن کا ہوگا اور کلاس کی فیس لاہور کی نسبت بہت کم ہوگی۔ مزید معلومات کیلئے نظارت تعلیم سے رابطہ فرمائیں۔ یہ سہولت صرف لڑکوں کیلئے ہے۔

(نظارت تعلیم)

**عطیہ چشم خدمت خلق ہے**

# خبریں

## 17 ویں ترمیم کے فوری خاتمے پر اتفاق

رائیونڈ میں مسلم لیگ (ن) کے سربراہ نواز شریف کی رہائش گاہ پر صدر مملکت آصف علی زرداری، میاں نواز شریف اوران کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والے مذاکراتی عمل میں ملک میں جمہوریت کی مضبوطی استحکام اور حقیقی معنوں میں آئین اور پارلیمنٹ کی بالادستی کیلئے ممکنہ اقدامات کرنے پر اتفاق رائے ہوگیا اور طے پایا کہ باہمی افہام وتفہیم اور مشاورت سے اپنے درمیان طے شدہ امور پر عملدرآمد کیلئے پیشرفت کی جائے گی۔ دونوں رہنما 17 ویں ترمیم سمیت تمام غیر جمہوری شقوں کے خاتمے پر متفق ہو گئے ہیں۔ ملاقات کے بعد مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ دہشت گردی قومی خطرہ ہے۔ تمام سیاسی جماعتوں اور قومی اداروں کو مل کر کام کرنا ہوگا۔

## نواز شریف طیارہ سازش کیس سے بری

سپریم کورٹ نے مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف کو طیارہ سازش کیس سے بری کر دیا ہے۔ عدالت عظمٰی کے پانچ رکنی لارجر بنچ نے محفوظ کیا گیا متفقہ فیصلہ سنایا۔ 55 صفحات پر مشتمل تفصیلی فیصلہ جسٹس ناصر الملک نے پڑھ کر سنایا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ طیارہ سازش کیس کے مقدمہ کو کسی بھی زاویہ سے دیکھا جائے، طیارہ اغواء کرنے، اغواء کی کوشش کرنے یا دہشت گردی کے الزامات ثابت نہیں ہوتے لہٰذا درخواست گزار کی اپیل منظور کرتے ہوئے ارتکاب جرم اور سندھ ہائیکورٹ کی سنائی گئی سزاؤں کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور درخواست گزار کو باعزت بری کیا جاتا ہے۔

## بے نظیر کے قاتلوں کی نشاندہی ہمارا مینڈیٹ نہیں

بے نظیر بھٹو قتل کیس کے لئے قائم اقوام متحدہ کے تحقیقاتی کمیشن کی ٹیم نے لیاقت باغ اور راولپنڈی میں بے نظیر بھٹو کی جائے وفات کا دورہ کیا۔ جائے وقوعہ کی تصاویر لے کر سکیچز بنائے۔ تحقیقاتی کمیشن نے اس سٹیج کا جائزہ بھی لیا جہاں بے نظیر بھٹو نے 27 دسمبر 2007ء کو اپنی زندگی کا آخری خطاب کیا تھا اور سٹیج سے جائے وقوعہ تک کے راستے کی سیکیورٹی سمیت تحقیقاتی امور کا بھی جائزہ لیا۔ اس موقع پر ڈی آئی جی راولپنڈی نے انہیں بریفنگ دی۔ دورے کے بعد اقوام متحدہ کے کمیشن کے سربراہ نے کہا کہ ملزموں کی نشاندہی اور قتل کی کریمنل انویسٹی گیشن کرنا کمیشن کا مینڈیٹ نہیں، کمیشن صرف حالات و واقعات کا جائزہ لے کر حقائق سامنے لانے کی کوشش کرے گا۔

### ربوہ میں طلوع وغروب 20 جولائی

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 4:46 |
| طلوع آفتاب | 6:14 |
| زوال آفتاب | 1:15 |
| غروب آفتاب | 8:15 |


### گاڑی برائے فروخت

ایک عدد گاڑی سوزوکی کلٹس ( Suzuki Cultus) ماڈل 2003ء، AC، پٹرول کلر سلکی سلور۔ اچھی حالت میں جماعتی ادارہ کے زیر استعمال فروخت کرنا مقصود ہے۔ خواہشمند احباب رابطہ کریں۔

047-6213029:

گلزار احمد طاہر ہاشمی :0333-6711797

### اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے

NASIR ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434,Fax:6213966

### پرانے مریضوں کا نیا علاج

ADVANCED Homoeopathy
For Training/Treatment

بانی ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد ربوہ

0334-6372030

### Hoover's World Wide Express

(کوریئر سروس) کی جانب سے احمدی احباب کیلئے خوشخبری جلسہ سالانہ U.K اور جرمنی کے موقع پر سامان بھجوانے پر ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی۔

تیز ترین سروس کم ترین ریٹس

گھر سے سامان پیک کرنے کی سہولت موجود ہے۔

بلال احمد انصاری، صفیان احمد انصاری فرزد احمد فیبرکس

0333-6708024
0345-4866677
25۔ بیسمنٹ قیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور
042-5054243 ,042-7418584

### FLIGHTS 4U خوشخبری GOVT LIC NO 5504

جلسہ سالانہ U.K 2009ء کے بابرکت موقع پر U.K جانے والے خواہشمند حضرات ارزاں ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رابطہ کریں۔ علاوہ ازیں تمام ممالک کی ویزہ پروسیسنگ اور U.K کی ارجنٹ اپائنٹمنٹ کے لئے رابطہ کریں۔

ANAS AHMAD
MANAGING DIRECTOR 0321-5119111
M-Luqman Ahmad Travel Consultant
0333-5360781
OFFICE NO,1 BLOCK 36
ABDULLAH CHAMBER FAZLE HAQ
ROAD BLUE AREA ISLAMABAD

FD-10